عابد عبدالرزاق

پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ

محترمہ ''نادرا'' نے انتہائی محنت اور مشینی ریاضت کے بعد جو پاسپورٹ متعارف کروایا ہے۔ اس میں جدید دور کے تمام تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے مذہب کا خانہ اڑا دیا گیا ہے تاکہ ہر پاکستانی جب پاکستان سے باہر کسی بھی ائیر پورٹ کے ویزہ چیکنگ کاؤنٹر پر اپنا پاسپورٹ پیش کرے تو دیکھنے والا افسر اسے سابقہ حالات کے برخلاف ایک لبرل، ڈیموکریٹک، آزاد خیال اور روشن مزاج ملک اور قوم کا فرد فرید سمجھ کر پینٹ کی جیبوں میں گھسے ہوئے دونوں ہاتھ باہر نکال کر فوراً ''حامل ہذا'' کو اپنی بانہوں میں لے کر نرم اور گداز سینے سے لپٹا لے۔ اور باہر کی دنیا میں ہمارے اوپر شدت پسندی، دہشت گردی، پسماندگی اور انتہا پسندی کا جو لیبل لگا ہوا ہے' وہ صاف ہو جائے۔ یہ نیا مشین ریڈایبل پاسپورٹ' جس نے گزشتہ ہفتوں کی کسی تاریک اور سیاہ رات میں انتہائی خاموشی اور رازداری کے ساتھ قادیانی اسٹیبلشمنٹ کے نہ نظر آنے والے تعاون اور محسوس کئے جانے والے ہچکولوں کی بنیاد پر محترمہ نادرا کی آغوش سے ایک مکمل خفیہ ''بڑے آپریشن'' سے تولد فرمایا ہے۔ یہ پاسپورٹ ہی دراصل وہ ''ریموور'' ہے جو قوم کے ماتھے پر لگی ہوئی انتہا پسندی کی سیاہی کو دھو سکتا ہے۔ صرف یہی ایک کوشش باقی تھی جسے ہم پورا کر کے ترقی یافتہ اقوام کی جوتیوں میں کھڑے ہونے کے قابل ہوئے ہیں۔ افسوس! ان دماغوں پر جنہوں نے اپنی تمام تر ذہنی صلاحیتوں کو استعمال میں لا کر اس شرارت کا بیج بویا ہے اور جناح و اقبال مرحومین کی ارواح کو ٹھیس پہنچانے کی گری ہوئی حرکت کی ہے۔ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کے بعد قادیانی مسلسل اس کوشش میں ہیں کہ کسی نہ کسی ذریعے سے ان کے حوالے سے آئین میں درج شقوں کو غیر مؤثر بنا دیا جائے۔ اس حوالے سے انہوں نے جہاں جہاں جو جال بنے گزشتہ تیس برسوں میں الحمدللہ علمائے امت خصوصاً تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے والی جماعتوں نے وقت سے پہلے ان سازشوں کی سڑاند سونگھ کر بھرپور طریقے سے ان تمام غیر آئینی، غیر قانونی، غیر شرعی اقدامات کا راستہ روکا ہے اور روک رہے ہیں جنہیں قادیانی تقریباً ۳۰ برسوں سے خصوصی طور پر منوانے کے لیے سرگرم عمل ہیں۔ ۱۹۷۴ء کی آئینی ترمیم کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے درج ذیل آئینی اقدامات کئے گئے جنہیں الحمد للہ آج تک تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں کی شبانہ روز محنتوں کی برکت سے مکمل قانونی تحفظ حاصل ہے:

(۱) شناختی کارڈ فارم میں ختم نبوت کا حلف نامہ شامل کیا گیا۔ (۲) پاسپورٹ فارم میں ختم نبوت کا حلف نامہ شامل کیا گیا۔ (۳) ووٹر لسٹوں کے اندر مذکورہ بالا حلف نامہ شامل کیا گیا۔ (۴) پاسپورٹ میں مذہب کے خانے کا اضافہ کیا گیا جو

کہ دوقومی نظریہ کی بنیاد پر وجود میں آنے والی اس مملکتِ خداداد کے شہریوں کا بنیادی حق ہے۔ یہی حق محفوظ رکھنے کے لیے ۱۹۴۷ء میں ہمارے آباؤ اجداد نے ترک وطن اور ہجرت کی صعوبتیں برداشت کیں۔ اگر اسی قومی تشخص کو آج ۵۷ برسوں بعد مٹا ڈالنا ہے تو ہم سمجھتے ہیں کہ یہ بانیانِ پاکستان کے کردار اور عمل کے خلاف ایک سازش ہے جو کسی بھی صورت میں کامیاب نہ ہونے دی جائے گی۔ قادیانی اس ملک کے وجود میں آ جانے کے بعد سے آج تک اس کے خلاف مسلسل سازشوں میں مصروف ہیں۔ یہ دعویٰ تاریخ کی مسلسل شہادتوں سے بھرپور طریقے سے ثابت کیا جا سکتا ہے۔ شروع دن سے اس طبقے نے پاکستان کے مقتدر حلقوں میں اثر ورسوخ حاصل کرنے کے لیے ایک منظّم اور مربوط منصوبہ بندی کے تحت کام شروع کر رکھا ہے۔ سر ظفر اللہ آنجہانی ان کا پہلا پتہ تھا۔ یہ تب کی بات ہے جب یہ ملک ایک نومولود شیر خوار کی عمر میں تھا۔ تب سے اب تک ہر سرکاری اور مؤثر غیر سرکاری محکمے میں ان لوگوں نے اپنے بندے تعینات کروائے جو وقتاً فوقتاً اپنی موجودگی کا احساس دلاتے رہتے ہیں۔ سول سروس، افواج پاکستان، قانون نافذ کرنے والے ادارے، تجارتی طبقات اور سیاسی اتھل پتھل میں قادیانی کس حد تک طاقتور ہیں۔ یہ بات اب راز نہیں رہی۔

موجودہ حکومت نے جس بے حمیتی کو ہدف مقرر کر کے جن تاریک راستوں پر اپنے سفر کا آغاز کیا تھا، ہم سمجھتے ہیں آج وہ آغاز سے اپنے انجام کے زیادہ قریب ہے۔ موجودہ دورِ حکومت میں تو قادیانیوں نے اپنے کل پرزے بھرپور طریقے کے ساتھ نمایاں کیے ہیں۔ غیر آئینی اور غیر جمہوری دورِ حکومت ویسے بھی اس بھنگ کی فصل کے لیے موسمِ بہار سے کہیں زیادہ روئیدگی کا باعث بنتا ہے۔ اہل اقتدار کو چاہیے کہ وہ ایک منتخب پارلیمنٹ کی موجودگی میں انتہائی خفیہ اور شرمناک طریقے سے پیدا کی جانے والی اس سازش کا فوری طور پر سراغ لگائیں اور اس میں ملوث لوگوں کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ ایک چیز آئین کا حصہ ہے، اسے ایک خفیہ پلاننگ کے ذریعے خاموشی کے ساتھ تو حذف نہیں کیا جا سکتا؟ ہم پوری دیانتداری کے ساتھ اس بات کو محسوس کرتے ہیں کہ چند بلوائیوں کے علاوہ اس فیصلے کو حکومت میں شامل اکثر لوگوں کی حمایت حاصل نہیں ہے۔ یہ مسئلہ صرف دنیا کا نہیں بلکہ دین و دنیا اور آخرت کا مشترکہ مسئلہ ہے۔ اس سے پسپائی جہنم کے گڑھے میں گر جانے کے لیے کافی ہے۔ اخباری اطلاعات کے مطابق سعودی حکومت نے بغیر مذہب کے خانے والے پاسپورٹ قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ پاسپورٹ میں مذہب کے خانے کے حوالے سے چند دن پہلے انٹرنیٹ کے ذریعے احرار رہنما اور کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ڈپٹی سیکرٹری اطلاعات جناب عبداللطیف خالد چیمہ کے خطاب کے بعد بذریعہ ای میل ایک ذریعے سے مؤتمر عالم اسلامی کے مرکزی صدر مکۃ المکرّمہ میں مقیم عزت مآب جناب ڈاکٹر عبداللہ عمر نصیف کا ایک مکتوب گرامی موصول ہوا ہے جو کہ دراصل پاکستان اور سعودی عرب کی وزارت مذہبی امور کے نام جاری کیا گیا ہے۔ اس میں ڈاکٹر صاحب موصوف نے اس خدشے کا اظہار کیا ہے کہ قادیانی اس کمزوری سے فائدہ

اٹھا کر حرمین شریفین میں داخلے کی مذموم کوشش کر رہے ہیں جبکہ وہاں ان سیاہ بختوں سمیت تمام غیر مسلموں کا داخلہ شرعی اور قانونی طور پر ممنوع ہے۔ گزشتہ سال حج کے موقع پر ڈاکٹر عبداللہ عمر نصیف کی معلومات کے مطابق کم از کم اٹھارہ قادیانی افراد کو سعودی عرب بدر کیا گیا جو کہ دھوکہ دہی اور فراڈ کے ذریعے جعل دے کر حرمین شریفین میں گھس آئے تھے۔ اپنے مذہبی مقامات کا تحفظ اور ان کا احترام دنیا کی ہر قوم کا مسلمہ قانونی اور اخلاقی حق ہے۔ جس سے کسی بھی قوم کو دنیا کے مسلمہ قوانین کی موجودگی میں بھی محروم نہیں رکھا جا سکتا۔ قادیانی نہ صرف غیر مسلم ہیں بلکہ اپنے اس عقیدے پر اصرار کی بنیاد پر اسلام کے باغی اور مسلمانوں کے آخری نبی رسول اکرم ﷺ کے غدار ہیں۔ ان غداروں کا وہاں پر داخلہ جلتی پر تیل ڈالنے والی بات ہے، نہ صرف حرمین میں داخلہ بلکہ ہر اس ملک میں داخلہ جو اسرائیل کے نشانے پر ہے، وہاں کے لوگوں اور حکومتوں کے لیے انتہائی خطرناک ہو سکتا ہے کیونکہ قادیانیوں اور تل ابیب کے درمیان رابطے عرصہ پہلے طشت از بام ہو چکے ہیں۔ پاکستان میں ہی ان کے کئی افراد ہندوستان کے لیے جاسوسی کرتے ہوئے پکڑے جا چکے ہیں۔ ہر مسلم ملک میں ان کا داخلہ خطرے کی گھنٹی سے کم نہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ دشمن انتہائی طاقتور اور چالاک ہے اور ہماری منصوبہ بندی اس کی چالاکیوں کے مقابلے میں اتنی ہی کمزور ہے۔

تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے والی تمام جماعتوں ''فتنہ قادیانیت'' کے استیصال کے لیے تمام مکاتبِ فکر کو ابتدائی طور پر ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنے اور تحریک تحفظ ختم نبوت ۱۹۵۳ء کی داعی جماعت مجلس احرار اسلام اور تحریک تحفظ ختم نبوت ۱۹۷۴ء کی داعی جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے ارباب حل وعقد کو خصوصی طور پر اور کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم پر اکٹھی ہونے والی تمام جماعتوں کو بالعموم اپنے مفادات اور ذہنی تحفظات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے کریڈٹ، ڈس کریڈٹ کے چکر سے باہر نکل آنا چاہیے۔ اور کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کو اس فتنے کے خلاف بھرپور طریقے سے منظّم کر دینا چاہیے۔ قادیانیوں کے خلاف جتنے بھی اقدامات ہیں، وہ مذکورہ بالا جماعتوں کی طرف سے پیدا کردہ پریشر کی بنیاد پر وجود میں آئے ہیں اور ان تمام جماعتوں کے اتحاد ہی کی وجہ سے قوم نے ان کی ہاں میں ہاں ملائی ہے۔ اس پریشر کو مزید تیز کر کے قوم کی زیادہ سے زیادہ حمایت کو اس مسئلے پر سمیٹ لینا چاہیے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اگر اس مرحلے پر کامیابی ہوگئی تو قادیانیوں کے حوالے سے آئینی اقدامات کا تحفظ ان شاء اللہ خود بخود دپکے ہوئے پھل کی طرح جھولی میں آگرے گا۔